مسلسل اشاعت کے 80 سال
nawaiwaqt.com.pk
editor@nawaiwaqt.com.pk
@nawaiwaqt fb.com/nawaiwaqt
DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI
روزنامہ نوائے وقت کراچی
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
SATURDAY 28 NOVEMBER
جلد 41 | UAN 111-222-007 | 2020 | قیمت 20 روپے | صفحات 10 | 102 | شمارہ 48

کتاب دوستی کبھی مٹ نہیں سکتی

سارہ عمر

جدید دور کی سب سے حیران کن تخلیق موبائل فون ہے جس نے ایک چھوٹے سے ڈبے میں ہر طرح کی سہولت انسان کو میسر کر دی ہے۔ اب کیمرہ اٹھانا نہیں پڑتا، موبائل سے تصویر کھینچی جاتی ہے، گھڑی پہنی نہیں پڑتی، وقت بھی موبائل سے دیکھ لیا جاتا ہے اور اب تو حساب کتاب کے لیے کیلکولیٹر کی ضرورت نہیں۔ لکھنے لکھانے سے لے کر ایکسل شیٹ تک ہر طرح کا فنکشن تو موبائل کے اندر موجود ہے۔ نئے زمانے میں سب کچھ آن لائن ہو چکا ہے۔ پہلے قطاروں میں لگ کر وقت ضائع کیا جاتا تھا مگر اب تو بل بھی گھر بیٹھے جمع ہو جاتا ہے اور پیسے بھی گھر بیٹھے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو جاتے ہیں۔ شاپنگ بھی لوگ اب آن لائن کرتے ہیں۔ اس موبائل کے ہزاروں فوائد ہیں مگر اس نے آج کل کے انسان کو کتاب سے دور کر دیا ہے۔ پہلے زمانے میں جو وقت کتاب پڑھنے والے لائبریری میں جا کر تلاش کرنے میں دیا جاتا تھا اب وہ فرصت کسی کے پاس موجود نہیں۔ وقت کی ضرورت کے تحت کتابیں بھی اب "ای بکس" بن گئی ہیں۔ کتابوں کی پی ڈی ایف فائل ڈاؤن لوڈ کر کے موبائل فون میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل قاری کی تشنگی مٹانے کے لیے تو بہترین ہے مگر صاحبِ کتاب کے لیے مفید نہیں۔ کتاب کو موبائل فون سے پڑھنے کا ایک نقصان بینائی پر اثرات بھی ہیں۔ سو دو سو صفحات کی کتاب کو موبائل کی اسکرین سے پڑھنے کے باعث بینائی متاثر ہوتی ہے اور یہ صحت کے لیے بے حد نقصان دہ ہے۔ بے شک پرانے زمانے کے قارئین اس بات پر متفق ہوں گے کہ کتاب پڑھنے کا اصل لطف اسی کتابی صورت میں ہی پڑھنا ہے۔ کچھ ہی سالوں پرانی بات ہے کہ افراد مطالعے کے لیے مخصوص کمرے کا انتخاب کرتے، جہاں سکون سے کتاب کا مطالعہ کیا جا سکے۔ رات سونے سے پہلے لوگوں کی کثیر تعداد مطالعہ کر کے سونے کی عادت رکھتی تھی۔ یہ مطالعہ نہ صرف علم میں اضافے کا باعث بنتا بلکہ عملی زندگی گزارنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا۔ صاحبِ حیثیت لوگ اپنے گھروں میں ایک ایسا کمرہ ضرور مخصوص کرتے جہاں کتابیں رکھی جا سکیں تاکہ گھر آئے مہمان بھی اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے مطالعہ کر کے لطف یاب ہو سکیں۔ لیکن وقت کے بدلتے ہی کتاب دوستی بھی بدل چکی ہے۔ اب کتابوں کا ذخیرہ صرف گھر آئے مہمانوں کو متاثر کرنے کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ موٹی موٹی کتب سے بھری الماریاں میزبان کے ادبی ذوق رکھنے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اگر مہمان خود بھی ادبی ذوق کا حامل ہو تو صورتحال خاصی دلچسپ ہو جاتی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کتاب لے جائے اور مڑ کر بھی واپس نہ کرے۔ یہ بھی آج کل کے بے ادب ادبی افراد کا ایک معمول رویہ ہے۔ اسی لیے آج کل کے قارئین کو موبائل خریدنے کے لیے تو پیسے خرچ کرنے آتے ہیں مگر کتاب کے لیے نہیں۔ کئی بھی صاحبِ کتاب کو دیکھ کر ان سے کتاب تحفے میں لینے کا مطالبہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ اگر تو صاحبِ کتاب بامروت ہوں تو بیچنے میں عار محسوس نہیں کرتے مگر یہاں پر بھی بے ادبی افراد بے ادبی سے نہیں چوکتے بلکہ کتاب لے کر صاحبِ کتاب کے احسان کو بھلا دیتے ہیں حالانکہ اس کا حق ہے کہ اس کی کتاب پر سیر حاصل تبصرہ کیا جائے جو اس کا مورال بڑھا دے۔ تبصرے سے نکھار آتا ہے اور تنقید ہی آگے بہتر لکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ نئے دور نے جہاں ہماری دوستی موبائل سے کروا دی وہیں کتاب سے دوری ہمارا مقدر بن گئی۔ پاکستان سمیت دیگر ممالک میں اب بھی مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے علم میں اضافے اور اپنی ذاتی استعداد میں بہتری کے لیے مستقل مطالعے کی عادت اپنائے ہوئے ہیں۔ کتاب اور استاد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کتاب کا علم رکھنے والے اور اس سے سیکھنے والے کبھی موبائل کی فالتو ایپس پر وقت ضائع کرنے والے کے برابر نہیں ہو سکتے۔ ایک کتاب کو لکھنے کے لیے مصنف کئی اساتذہ سے مدد لیتا ہے۔ کئی ماہ و سال تحقیق کرتا ہے اور بار بار اپنی ہی الفاظ کی درستی کرتا ہے۔ اس سارے عمل کو قاری کچھ ہی گھنٹوں میں اپنے اندر اتار لیتا ہے۔ اس لیے کتاب کو پڑھنا نہایت مفید اور بامقصد عمل ہے۔ اردو زبان کی بات کی جائے تو اب اس کو لکھنے اور پڑھنے والے کافی کم ہو چکے ہیں۔ انگریزی مصنفین کی کتب شوق سے پڑھی جاتی ہیں مگر اردو ادب کو زمانہ قدیم کی طرح بھلا دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی نسل میں سے لکھاری ایسا لکھتے ہیں کہ ایک لفظ کی بھی املا درست نہیں ہوتی۔ رموز و اوقاف کی اغلاط عام ہیں۔ محاورات اور ثقیل الفاظ کا استعمال تو فقط قدیم کتب تک ہی محدود ہے۔ انگریزی زبان کی بے جا ملاوٹ نے اردو زبان کی چاشنی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ نئے لکھاریوں کا مطالعہ اتنا محدود ہے کہ ذخیرہ الفاظ نہ ہونے کے برابر ہے۔ انگریزی کے متبادل الفاظ کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا جس کے باعث ہماری اردو انگریزی کا مرکب بن کر رہ گئی ہیں۔ اردو ہماری قومی زبان ہے اس کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف کتاب کا مطالعہ کریں، اس سے سیکھیں بلکہ موبائل کی دنیا سے نکل کر کتاب دوستی کو دوام دیں کیونکہ کتاب دوستی کبھی مٹ نہیں سکتی۔

عوامی حقوق کا صحیح ترجمان

DAILY TALIB-E-NAZAR KARACHI

روزنامہ طالبِ نظر کراچی

ایڈیٹر: شہزاد خان

قیمت 10 روپے

جلد: 4 | بروز جمعرات 10 ربیع الثانی 1441ھ 26 نومبر 2020ء | شمارہ: 151

کتاب دوستی کبھی مٹ نہیں سکتی

سارہ عمر۔ الریاض سعودی عرب

جدید دور کی سب سے حیران کن تخلیق موبائل۔فون ہے جس نے ایک چھوٹے سے ڈبے میں ہر طرح کی سہولت انسان کو میسر کر دی ہے۔

اب کیمرہ اٹھانا نہیں پڑتا، موبائل سے تصویر کھینچ لی جاتی ہے، گھڑی پہننی نہیں پڑتی وقت بھی موبائل سے دیکھ لیا جاتا اور تو اور اب تو حساب کتاب کے لیے کیلکولیٹر کی ضرورت نہیں۔ لکھنے لکھانے سے لے کر ایکسل شیٹ تک ہر طرح کا فنکشن تو موبائل کے اندر موجود ہے۔

نئے زمانے میں سب کچھ آن لائن ہو چکا ہے۔ پہلے قطاروں میں لگ کر وقت ضائع کیا جاتا تھا مگر اب تو بل بھی گھر بیٹھے جمع ہو جاتا ہے اور پیسے بھی گھر بیٹھے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو جاتے ہیں۔ شاپنگ بھی لوگ اب آن لائن کرتے ہیں۔

اس موبائل کے ہزاروں فوائد ہیں مگر اس نے آج کل کے انسان کو کتاب سے دور کر دیا ہے۔ پہلے زمانے میں جتنا وقت کتاب پڑھنے، اسے لائبریری میں جا کر تلاش کرنے میں دیا جاتا تھا اب وہ فرصت کسی کے پاس موجود نہیں۔ وقت کی ضرورت کے تحت کتابیں بھی اب "ای بکس" بن گئی ہیں۔ کتابوں کی پی ڈی ایف فائل بنا کر اسے موبائل فون میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ عمل قاری کی تشنگی مٹانے کے لیے تو بہترین ہے مگر صاحب کتاب کے لیے بلکہ مفید نہیں۔

کتاب کو موبائل۔فون سے پڑھنے کا ایک نقصان بینائی پہ اثرات بھی ہیں۔ سو دو سو صفحات کی کتاب کو موبائل کی اسکرین سے پڑھنے کے باعث بینائی متاثر ہوتی ہے اور یہ صحت کے لیے بے حد نقصان دہ ہے۔

بے شک پرانے زمانے کے قارئین اس بات پر متفق ہوں گے کہ کتاب پڑھنے کا اصل لطف اسی کتابی صورت میں ہی پڑھنا ہے۔ کچھ ہی سالوں پرانی بات ہے کہ افراد مطالعے کے لیے مخصوص کمرے کا انتخاب کرتے، جہاں سکون سے کتاب کا مطالعہ کیا جا سکے۔ رات سونے سے پہلے لوگوں کی کثیر تعداد مطالعہ کر کے سونے کی عادت رکھتی تھی۔ یہ مطالعہ نہ صرف علم میں اضافے کا باعث بنتا بلکہ باعمل زندگی گزارنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے گھروں میں ایک ایسا کمرہ ضرور مخصوص کرتے جہاں کتابیں ذخیرہ کی جا سکیں تا کہ گھر آئے مہمان بھی اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے مطالعہ کر کے فیض یاب ہو سکیں۔

لیکن وقت کے بدلتے ہی کتاب دوستی بھی بدل چکی ہے۔ اب کتابوں کا ذخیرہ صرف گھر آئے مہمانوں کو متاثر کرنے کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ موٹی موٹی کتب سے بھری الماریاں میزبان کے ادبی ذوق رکھنے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اگر مہمان خود بھی ادبی ذوق کا حامل ہو تو صورتحال خاصی پیچیدہ ہو جاتی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کتاب لے جائے اور مڑ کر کبھی واپس نہ کرے۔ یہ بھی آج کل کے بے ادب ادبی افراد کا ایک عمومی رویہ ہے۔ اسی پہ بس نہیں آج کل کے قارئین کو موبائل خریدنے کے لیے تو پیسے خرچ کرنے آتے ہیں مگر کتاب کے لیے نہیں۔

کسی بھی صاحب کتاب کو دیکھ کر ان سے کتاب تحفے میں لینے کا مطالبہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ اگر تو صاحب کتاب بامروت ہوں تو بھیجنے میں عار محسوس نہیں کرتے مگر یہاں پہ بھی یہ ادبی افراد بے ادبی سے نہیں چوکتے بلکہ کتاب لے کر صاحب کتاب کے احسان کو بھلا دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا حق ہے کہ اس کی کتاب پہ سیر حاصل تبصرہ کیا جائے جو اس کا سیروں خون بڑھا دے۔ یہ تبصرے، تجزیے اور تنقید ہی آگے بہتر لکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ نئے دور نے جہاں ہماری دوستی موبائل سے کروا دی وہیں کتاب سے دوری ہمارا مقدر بن گئی۔ پاکستان سمیت دیگر ممالک میں اب بھی مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے علم میں اضافے اور اپنی ذہنی استعداد میں بڑھوتری کے لیے مستقل مطالعے کی عادت اپنائے ہوئے ہیں۔ کتاب اور استاد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم والا
ارض و سما
یعنی زمین اور آسمان میں یقیناً اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے
(سورہ آل عمران آیت 5)

ABC CERTIFIED
لاہور/اسلام آباد/راولپنڈی/گوجرانوالہ/پشاور اور کراچی سے شائع ہونے والا قومی اخبار

لاہور
چیف ایڈیٹر منور احمد
Daily SAMA
روزنامہ سما
ایڈیٹر: عاطف سعید

جلد 13 | جمعرات 26 نومبر 2020/10 ربیع الثانی/13 مگھر 2076 بکرمی صفحات 8 قیمت 15 روپے | شمارہ 273

کتاب دوستی کبھی مٹ نہیں سکتی

جدید دور کی سب سے حیران کن تخلیق موبائل-فون ہے جس نے ایک چھوٹے سے ڈبے میں ہر طرح کی سہولت انسان کو میسر کر دی ہے-اب کیمرہ اٹھانا نہیں پڑتا، موبائل سے تصویر کھینچ لی جاتی ہے، گھڑی پہنی نہیں پڑتی وقت بھی موبائل سے دیکھ لیا جاتا اور تو اور اب تو حساب کتاب کے لیے کیلکولیٹر کی ضرورت نہیں-لکھنے لکھانے سے لے کر ایکسل شیٹ تک ہر طرح کا فنکشن تو موبائل کے اندر موجود ہے-نئے زمانے میں سب کچھ آن لائن ہو چکا ہے-پہلے قطاروں میں لگ کر وقت ضائع کیا جاتا تھا مگر اب تو بل بھی گھر بیٹھے جمع ہو جاتا ہے اور پیسے بھی گھر بیٹھے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہو جاتے ہیں-شاپنگ بھی لوگ اب آن لائن کرتے ہیں-اس موبائل کے ہزاروں فوائد ہیں مگر اس نے آج کل کے انسان کو کتاب سے دور کر دیا ہے-پہلے زمانے میں جتنا وقت کتاب پڑھنے، اسے لائبریری میں جا کر تلاش کرنے میں دیا جاتا تھا اب وہ فرصت کسی کے پاس موجود نہیں-وقت کی ضرورت کے تحت کتابیں بھی اب "ای بکس" بن گئی ہیں-کتابوں کی پی ڈی ایف فائل بنا کر اسے موبائل فون میں محفوظ کیا جا سکتا ہے-یہ عمل قاری کی تشنگی مٹانے کے لیے تو بہترین ہے مگر صاحب کتاب کے لیے بلکہ مفید نہیں-کتاب کو موبائل-فون سے پڑھنے کا ایک نقصان بینائی پہ اثرات بھی ہیں-سو دو سو صفحات کی کتاب کو موبائل کی اسکرین سے پڑھنے کے باعث بینائی متاثر ہوتی ہے اور یہ صحت کے لیے بے حد نقصان دہ ہے-بے شک پرانے زمانے کے قارئین اس بات پر متفق ہوں گے کہ کتاب پڑھنے کا اصل لطف اسی کتابی صورت میں ہی پڑھنا ہے-کچھ ہی سالوں پرانی بات ہے کہ افراد مطالعے کے لیے مخصوص کمرے کا انتخاب کرتے، جہاں سکون سے کتاب کا مطالعہ کیا جا سکے-رات سونے سے پہلے لوگوں کی کثیر تعداد مطالعہ کر کے سونے کی عادت رکھتی تھی-یہ مطالعہ نہ صرف علم میں اضافے کا باعث بنتا بلکہ باعمل زندگی گزارنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا-

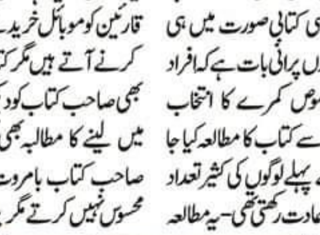

صاحب حیثیت لوگ اپنے گھروں میں ایک ایسا کمرہ ضرور مخصوص کرتے جہاں کتابیں ذخیرہ کی جا سکیں تا کہ گھر آئے مہمان بھی اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے مطالعہ کر کے فیض یاب ہو سکیں-لیکن وقت کے بدلتے ہی کتاب دوستی بھی بدل چکی ہے-اب کتابوں کا ذخیرہ صرف گھر آئے مہمانوں کو متاثر کرنے کے لیے ہی کیا جاتا ہے-موٹی موٹی کتب سے بھری الماریاں میزبان کے ادبی ذوق رکھنے کی نشاندہی کرتی ہیں-اگر مہمان خود بھی ادبی ذوق کا حامل ہو تو صورتحال خاصی پیچیدہ ہو جاتی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کتاب لے جائے اور مڑ کر کبھی واپس نہ کرے-یہ بھی آج کل کے بے ادب ادبی افراد کا ایک عمومی رویہ ہے-اسی پہ بس نہیں آج کل کے قارئین کو موبائل خریدنے کے لیے تو پیسے خرچ کرنے آتے ہیں مگر کتاب کے لیے نہیں-کسی بھی صاحب کتاب کو دیکھ کر ان سے کتاب تحفے میں لینے کا مطالبہ بھی کر دیا جاتا ہے-اگر تو صاحب کتاب بامروت ہوں تو بھیجنے میں عار محسوس نہیں کرتے مگر یہاں پہ بھی یہ ادبی افراد بے ادبی سے نہیں چوکتے بلکہ کتاب لے کر صاحب کتاب کے احسان کو بھلا دیتے ہیں-حالانکہ اس کا حق ہے کہ اس کی کتاب پہ سیر حاصل تبصرہ کیا جائے جو اس کا سیروں خون بڑھا دے-یہ تبصرے، تجزیے اور تنقید ہی آگے بہتر لکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے-نئے دور نے جہاں ہماری دوستی موبائل سے کروا دی وہیں کتاب سے دوری ہمارا مقدر بن گئی-پاکستان سمیت دیگر ممالک میں اب بھی مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے علم میں اضافے اور اپنی ذہنی استعداد میں بڑھوتری کے لیے مستقل مطالعے کی عادت اپنائے ہوئے ہیں-کتاب اور استاد کا چولی دامن کا ساتھ ہے-کتاب کا علم رکھنے والے اور اس سے سیکھنے والے کبھی موبائل کی فالتو ایپس پہ وقت ضائع کرنے والے کے برابر نہیں ہو سکتے-ایک کتاب کو لکھنے کے لیے مصنف کئی اساتذہ سے مدد لیتا ہے، کئی ماہ و سال تحقیق کرتا ہے اور بار بار اپنی ہی اغلاط کی درستی کرتا ہے-اس سارے علم کو قاری کچھ ہی گھنٹوں میں اپنے اندر اتار لیتا ہے-اس لیے کتاب کو پڑھنا نہایت مفید اور بامقصد عمل ہے-اردو زبان کی بات کی جائے تو اب اس کو لکھنے اور پڑھنے والے کافی کم ہو چکے ہیں-انگریزی مصنفین کی کتب شوق سے پڑھی جاتی ہیں مگر اردو ادبا کو زمانہ قدیم کی طرح بھلا دیا گیا ہے-یہی وجہ ہے کہ آج کی نسل میں نئے لکھاری ایسا لکھتے ہیں کہ ایک لفظ کی بھی املا درست نہیں ہوتی-رموز و اوقاف کی اغلاط عام ہیں-محاورات اور بامعنی الفاظ کا استعمال تو فقط تدریسی کتب تک ہی محدود ہے-انگریزی زبان کی بے پناہ ملاوٹ نے اردو زبان کی چاشنی کو ختم کر کے رکھ دیا ہے-نئے لکھاریوں کا مطالعہ اتنا محدود ہے کہ ذخیرہ الفاظ نہ ہونے کے برابر ہے-انگریزی کے متبادل الفاظ کا استعمال بھی نہیں کیا جاتا جس کے باعث تحاریر اردو انگریزی کا مرکب بن کر رہ گئی ہیں-اردو ہماری قومی زبان ہے اس کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ ہم نہ صرف کتاب کا مطالعہ کریں، اس سے سیکھیں بلکہ موبائل کی دنیا سے نکل کر کتاب دوستی کو رواج دیں کیونکہ کتاب دوستی کبھی مٹ نہیں سکتی۔